سوال

(21)جنازہ غائبانہ کی ثبوت اور کتنے دن تک

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنازہ غائبانہ کی ثبوت اور کتنے دن تک (عبدالطیف)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنازہ غائب آپ ﷺ نے نجاشی بادشاہ کا پڑھا اور اس کے بعد کسی روایت میں منع نہیں آیا۔ لہذا یہ فعل سنت ہے۔ (4رمضان36ہجری)

تشریح

نماز جنازہ غائب پر پڑھنا درست ہے۔ اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور سلف رحمہم اللہ اجمعین کا حتیٰ کہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کسی صحابی سے غائب پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت نہیں آئی ہے۔

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صل علی اصحمة النجاشی فکبر علیہا اربعا وفی لفظ قال توفی الیوم رجل صالح من الحبش فہلموا فصلوا علیہ فصففنا خلفہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ونحن صفوف متفق علیہ کذافی المنتقی قال القاضی الشوکانی فی شرح قد استدل بہذا الضصة القائلون بمشروعیة الصلوة علی الغائب عن البلد قال فی الفتح وبذلک قال الشافعی واحمد وجمہور السلف حتی قال ابن حزم لم یات عن احد من الصحابة منعہ انتہی

(حررہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری) (ابوالعلی محمد عبدالرحمٰن) سید محمد نزیر حسین فتاویٰ نزیریہ ج1ص398)

شرفیہ

تو بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔ الخ اس کی تحقیق پیشتر ہو چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ ہو۔ کتنے دن کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں مسجد میں مدت مدید شہدا احد پر نماز جنازہ پڑھی۔

صلی علی اہل احد صلاتہ علی المیت ثم النصرف الی المنبر الحدیث صحیح بخاري جلد اول ص 179

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ برس کے بعش پڑھا تھا۔ جنازہ غائبانہ جائز ہے۔ (عبید اللہ رحمانی 19 مئی 1953ء)

تشریح

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ۔ 1۔ نماز جنازہ ایک بار ہو چکی پھر اور آدمی آئے۔ انہوں نے بھی نماز پڑھی تو یہ نماز جائز ہے یا نہیں۔ ؟ اور 2۔ غائب کی بھی نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں ؟

الجواب۔ جنازہ پر دوبارہ نماز پڑھنی جائز ہے۔ مشکواۃ شریف میں ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ہذا قالوا البارحۃ قال افلا اذ نتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل فکرہنا ان نوقظک فقالم فصففنا خلفہ فصلی متفق علیہ

یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ''کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر پر گزرے جس میں مردہ رات کو دفن ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو مجھے تم لوگوں نے کیوں خبر نہ دی۔ لوگوں نے کہا اندھیری رات میں ہم نے دفن کیا اس وجہ سے آپ ﷺ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ پس رسول اللہ ﷺ (نماز جنازہ کے لئے) کھڑے اور ہم لوگ آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوئے۔ پس آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی۔'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ ہونے کے بعد قبر پر دوبارہ نماز جنازہ درست ہے۔ تو قبل دفن کے تو بدرجہ اولیٰ درست ہوگی۔ اور اس کی تایئد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثر سے ہوتی ہے۔ جس کو کنز الاعمال نے بایں لفظ نقل کیا ہے۔ صلی علی جنازہ بعد ما صلی علیہا یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ بعد اس کے کہ اس پر نماز پڑھی جا چکی تھی۔

جواب سوال دوم۔ نماز جنازہ غائب پر پڑھنا درست ہے۔ اور یہی مذہب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور سلف رحہم اللہ کا حتیٰ کہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غائب پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت نہیں آئی۔

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی اصحمۃ النجاشی فکبر علیہ اربعا وفی لفظ قال توفی الیوم رجل صالح من الحبش فہلموا فصلموا علیہ فصففنا خلفہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ونحن صفوف متفق علیہ کذا فی المنتقی قال القاضی الشوکانی فی شرح قد استدل بہذہ القصۃ القائلون بمشروعیۃ الصلوۃ علی الغائب عن البلد قال فی الفتح وبذالک قال الشافعی واحمد وجمہور السلف حتی قال ابن حزم لم یات عن احد من الصحابۃ منعہ انتہی

حررہ محمد عبد الرحمٰن المبارکفوری۔ ابو العلیٰ محمد عبد الرحمٰن۔ سید محمد نزیر حسین فتاوٰی نذیریہ ج 1 ص 398)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امر تسری

جلد2ص41

محدث فتویٰ